ماحولیاتی آلودگی سے نمٹنے کا مؤثر حل

(مدثر رضا بھٹی)

ماحولیاتی آلودگی آج دنیا کے ہر خطے کو متاثر کر رہی ہے۔ صنعتی فضلہ، گاڑیوں کا دھواں، پلاسٹک کا بے تحاشا استعمال اور درختوں کی کٹائی نے فضا، پانی اور زمین تینوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے تو آنے والی نسلیں صاف ہوا اور پینے کے پانی کو ترس جائیں گی۔

ضلع کے 14 بڑے صنعتی یونٹوں سے نکلنے والا فضلہ براہِ راست دریا میں بہایا جاتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق دریا کے پانی میں آلودگی کی شرح 7.9% تک پہنچ چکی ہے۔ شہر کے 3 بڑے نالے بھی بغیر صفائی کے دریا میں گر رہے ہیں۔ مقامی آبادی میں جلد کی بیماریاں اور پیٹ کے امراض عام ہو چکے ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر صنعتی یونٹوں پر فلٹریشن پلانٹ لازمی قرار دیا جائے اور خلاف ورزی پر جرمانہ عائد کیا جائے تو صورتحال بہتر ہو سکتی ہے۔ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ ہر صنعتی یونٹ کے قریب ایک چھوٹا درخت لگایا جائے تو ہوا کافی حد تک صاف ہو سکتی ہے۔

شہری اگر پلاسٹک کے شاپر استعمال نہ کریں اور کپڑے کا تھیلا اپنا لیں تو روزانہ کروڑوں شاپر کچرے میں جانے سے بچ سکتے ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق ایک شہری سال میں تقریباً 84 شاپر استعمال کرتا ہے۔ اگر یہ تعداد آدھی رہ جائے تو شہر کا کچرا نمایاں طور پر کم ہو سکتا ہے۔

ماحولیات کے ماہر ڈاکٹر نوید اختر چیمہ کا کہنا ہے کہ درخت لگانا وقتی حل نہیں، مستقل حل درکار ہے۔ ان کے مطابق ہر یونین کونسل میں کم از کم 500 درخت لگائے جائیں تو درجۂ حرارت میں کمی آ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سکولوں اور کالجوں میں ماحولیات کو لازمی مضمون بنایا جائے تو نئی نسل شعور کے ساتھ آگے بڑھے گی۔

بلدیہ کے ایک افسر نے بتایا کہ شہر میں 3 نئے ڈمپنگ سٹیشن بنائے جا رہے ہیں اور پرانے کچرا گھروں کو بند کیا جا رہا ہے۔ تاہم شہریوں کا کہنا ہے کہ صرف اعلان کافی نہیں، عملی اقدام چاہئے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ خلاف ورزی کرنے والے یونٹوں کو سیل کیا جائے اور ذمہ داران کو سزا دی جائے۔

ماہرین کا مشورہ ہے کہ شجرکاری مہم کو سرکاری سکولوں اور کالجوں سے شروع کیا جائے تو نوجوان نسل اس مہم کا ہراول دستہ بن سکتی ہے۔ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ ہر یونین کونسل میں ایک کمیونٹی گارڈن بنایا جائے جو کچرا گھر کی جگہ پر ہو۔ اس سے کچرا بھی کم ہوگا اور سبزہ بھی بڑھے گا۔

شہریوں کا کہنا ہے کہ اگر بلدیہ، فیکٹری مالکان اور عوام مل کر کام کریں تو دو سال میں فضا میں نمایاں بہتری آ سکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر آج کام شروع نہ کیا گیا تو آلودگی کا حجم ہر سال 12 فیصد کے حساب سے بڑھتا رہے گا۔ اس لیے وقت کم ہے اور فیصلہ آج ہی کرنا ہوگا۔

ضلع کے 14 بڑے صنعتی یونٹوں کا فضلہ براہِ راست دریا میں بہایا جاتا ہے

ماحولیاتی آلودگی کے خلاف شہری آگاہی مہم کا آغاز

ضلع کے مختلف تعلیمی اداروں میں ماحولیاتی آلودگی کے خلاف آگاہی مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں 12 سرکاری سکولوں اور کالجوں کے طلبہ و طالبات میں پوسٹرز، خاکے اور تقریری مقابلے کرائے جائیں گے۔ مہم کا مقصد نوجوان نسل کو یہ سمجھانا ہے کہ فضا، پانی اور درخت کس طرح ان کی صحت سے براہِ راست جڑے ہوئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (ایلیمنٹری) محترمہ نگہت پروین کے مطابق ہر ادارے میں ایک طالب علم اور ایک طالبہ پر مشتمل ماحولیاتی کلب قائم کیا جائے گا جو اپنے ادارے کے اردگرد صفائی کی نگرانی کرے گا۔ ان کلبوں کو ہر ماہ ایک رپورٹ متعلقہ تحصیل کے ایجوکیشن آفیسر کو جمع کرانی ہوگی۔ بہترین کارکردگی دکھانے والے کلب کو اسناد اور کتابوں کی صورت میں حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

مہم کے پہلے مرحلے میں 4 ہزار پوسٹر تقسیم کیے گئے اور 1 ہزار طلبہ نے حلف اٹھایا کہ وہ اپنے گھر میں پلاسٹک کے شاپر استعمال نہیں کریں گے۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کے مطابق اگر یہ عادت 500 طلبہ میں پختہ ہو گئی تو اگلے دو سال میں ضلع کے 3 بڑے نالوں میں پلاسٹک کا کچرا نمایاں طور پر کم ہو سکتا ہے۔

مہم کے آغاز پر ایک سیمینار بھی منعقد ہوا جس میں ماہرین نے بتایا کہ ضلع کے 14 بڑے صنعتی یونٹوں کا فضلہ براہِ راست دریا میں بہایا جاتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق دریا کے پانی میں آلودگی کی شرح 7.9% تک پہنچ چکی ہے۔ شرکاء نے مطالبہ کیا کہ صنعتی یونٹوں پر فلٹریشن پلانٹ لازمی قرار دیا جائے اور خلاف ورزی پر جرمانہ عائد کیا جائے۔

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر نے یقین دہانی کرائی کہ ان کے دفتر سے ہر ماہ ایک رپورٹ متعلقہ کمشنر کو بھیجی جائے گی۔ ان کے مطابق اگر کلب اچھا کام کریں تو ان کے اساتذہ کو بھی سرٹیفکیٹ دیے جائیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ مہم کتابوں سے نکل کر گلی محلے تک جائے گی تبھی کامیاب ہوگی۔

مہم کے دوسرے مرحلے میں اگست میں شجرکاری کی مہم چلائی جائے گی جس میں ہر کلب 5 پودے لگائے گا اور ان کی دیکھ بھال کا ذمہ لے گا۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کے مطابق اگر 1983 سے 1 ہزار کلب 5 پودے لگائیں تو 5 ہزار درخت لگ جائیں گے جو آنے والی نسل کے لیے سایہ اور صاف ہوا کا تحفہ ہوں گے۔

ماحولیاتی آلودگی کے خلاف آگاہی مہم کا آغاز

ضلع کے 12 سرکاری سکولوں میں 4 ہزار پوسٹر تقسیم، 1 ہزار طلبہ نے حلف اٹھایا

ضلع کے مختلف علاقوں میں گزشتہ ہفتے ہونے والی بارش کے بعد نکاسی آب کا نظام ایک بار پھر بری طرح بیٹھ گیا ہے۔ شہریوں کے مطابق گلیاں اور سڑکیں گھنٹوں پانی میں ڈوبی رہیں اور کئی جگہوں پر گاڑیاں بند ہو گئیں۔ بازار، اسکول اور دفاتر جانے والے شہری شدید مشکلات کا شکار رہے۔ بعض علاقوں میں گھروں کے اندر تک پانی داخل ہو گیا جس سے فرنیچر اور گھریلو سامان کو نقصان پہنچا۔

مقامی رہائشیوں کا کہنا ہے کہ ہر سال بارش سے پہلے نالوں کی صفائی کے دعوے کیے جاتے ہیں مگر عملی طور پر کچرا اور مٹی نالوں میں جوں کی توں پڑی رہتی ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ذمہ دار افسران کا احتساب کیا جائے اور ماضی میں کیے گئے ٹھیکوں کی تحقیقات کی جائے۔ شہریوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہر بارش کے بعد بیماریوں کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اور بچوں میں پیٹ کے امراض عام ہو جاتے ہیں۔

دوسری جانب متعلقہ حکام کا کہنا ہے کہ صورتحال کو قابو میں لانے کے لیے ریسکیو ٹیمیں اور پمپ متاثرہ علاقوں میں بھیجے گئے ہیں۔ ان کے مطابق 12 پمپ چلائے گئے اور 3 عارضی نکاسی کے راستے بنائے گئے۔ حکام کا دعویٰ ہے کہ پانی کا بہاؤ بحال کر دیا گیا ہے اور آئندہ دو دن میں صورتحال بہتر ہو جائے گی۔

شہریوں کا مطالبہ ہے کہ ماضی میں کیے گئے نالوں کی صفائی کے ٹھیکوں کی تحقیقات کی جائے اور ذمہ داران کا تعین کیا جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر ہر سال یہی کہانی دہرائی جاتی رہی تو عوام کا اعتماد مکمل طور پر ختم ہو جائے گا۔ شہری چاہتے ہیں کہ اس بار کام کاغذ پر نہیں بلکہ زمین پر نظر آئے۔

شہر کے نالوں کی صفائی کے دعوے ایک بار پھر دھرے رہ گئے

ہر بارش کے بعد شہری مشکلات کا شکار، ذمہ داران کا تعین کا مطالبہ

ضلع کے 7 تحصیل میونسپل ادارے (TMA) اور 3 میونسپل کمیٹیاں اس ماہ کے آخر تک اپنے اپنے علاقے کا ٹھوس فضلہ الگ کرنے کا پابند ہوں گی۔ ڈپٹی کمشنر کے دفتر سے جاری ہونے والے ایک سرکلر کے مطابق گھروں، دکانوں اور ہوٹلوں سے نکلنے والا کچرا گیلا اور خشک دو الگ ڈبوں میں جمع کیا جائے گا۔ خلاف ورزی کرنے والے یونٹ پر 5 ہزار روپے تک جرمانہ عائد ہوگا۔

سرکلر کے مطابق ہسپتالوں، کلینکس اور لیبارٹریوں کا طبی فضلہ الگ تھیلوں میں جمع ہوگا اور اسے صرف رجسٹرڈ ایجنسی ہی اٹھائے گی۔ ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں ہونے والی ماہانہ جائزہ میٹنگ میں بتایا گیا کہ ضلع میں روزانہ تقریباً 18 ٹن ٹھوس فضلہ پیدا ہوتا ہے جس میں سے صرف 6 ٹن کے قریب ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔ باقی کچرا نالوں، کھلے پلاٹوں اور دریا کے کنارے پھینکا جاتا ہے۔

ڈپٹی کمشنر محترمہ عائشہ رحمان نے میٹنگ میں کہا کہ “ہر افسر اپنے دفتر کے باہر کا کچرا خود اٹھائے گا تو باقی شہر کا حال خود بدل جائے گا”۔ انہوں نے ہدایت کی کہ ہر یونین کونسل میں ایک کمیونٹی گارڈن بنایا جائے جو کچرا گھر کی جگہ پر ہو۔ اس سے کچرا بھی کم ہوگا اور سبزہ بھی بڑھے گا۔

شہریوں کا کہنا ہے کہ اگر سرکلر جاری ہوا تو عمل درآمد کون کرائے گا، یہ سب سے بڑا سوال ہے۔ ماضی میں کئی بار صفائی مہم چلائی گئی مگر چند دن بعد صورتحال پھر وہی ہو گئی۔ شہری چاہتے ہیں کہ اس بار کام کاغذ پر نہیں بلکہ زمین پر نظر آ